اضافہ شدہ ایڈیشن

فرقہ بریلویت

پاک و ہند کا تحقیقی جائزہ

تالیف

مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ
متکلم اسلام

ناشر
مکتبہ اہل السنۃ والجماعۃ
87 جنوبی لاہور روڈ سرگودہا
0321-6353540

Butt

فرقہ بریلویت پاک و ہند
کا تحقیقی جائزہ

تالیف

متکلم اسلام مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ

مکتبہ اہل السنۃ والجماعۃ

نام کتاب ______ فرقہ بریلویت پاک و ہند کا تحقیقی جائزہ

مصنف ______ متکلم اسلام مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ

صفحات ______ 672

تعداد ______ 1100

تاریخ طبع پنجم ______ اگست 2012ء

ملنے کے پتے

دارالایمان فرسٹ فلور زبیدہ سنٹر 40 اردو بازار لاہور
0321-4602218

مکتبہ اہل السنۃ والجماعۃ 87 جنوبی لاہور روڈ سرگودھا
www.ahnafmedia.com,www.alittehaad.org
markazhanfi@gmail.com,

''نماز کی تیاری ہے، امام الانبیاء کا انتظار ہے، دولہا کا پہنچنا تھا کہ سب نے سلامی مجرا ادا کیا۔''

(مواعظ نعمیہ حصہ اول ص7)

عقیدہ نمبر36:

مولانا احمد رضا خاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو قسمتوں کا مالک قرار دیتے ہوئے یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ محو و اثبات کے دفتر پر آخری افسر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی مقررہ کردہ ہے۔

میری تقدیر بری ہو تو بھلی کردے کہ ہے
محو و اثبات کے دفتر پر کڑوڑا تیرا

(حدائق بخشش حصہ اول ص3)

عقیدہ نمبر37:

انسانی قسمتوں کے فیصلے کہاں تک حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ماتحت ہیں، مفتی یار احمد گجراتی لکھتے ہیں:

''حضور کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ جس کے لیے چاہیں، اس کی زندگی میں ہی توبہ کا دروازہ بند کردیں کہ وہ توبہ کرے اور قبول نہ ہو۔''

(سلطنت مصطفی ص43 نعیمی کتب خانہ گجرات)

عقیدہ نمبر38

شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر ترجیح دینا:

مولانا احمد رضا خاں حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کو مخاطب کرتے ہوئے

لکھتے ہیں :

ولی کیا مرسل آیں خود حضور آیں
وہ تری وعظ کی مجلس ہے یا غوث

(حدائق بخشش حصہ دوم ص7)

تشریح:

ولی کا کیا مقام ہے یہاں تو پیغمبر بھی حاضری دیتے ہیں بلکہ خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی آپ کی نصیحت سننے کے لیے آپ کی مجلس میں حاضر ہوتے ہیں۔

حضرت غوث پاک کی تعریف بیان کرنے کا ایسا انداز جس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بے ادبی اور توہین ہو جائے ہر گز لائق قبول نہیں۔ ولی بڑے سے بڑا ہو کسی نبی کے درجے تک نہیں پہنچتا۔

عقیدہ نمبر39:

شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ کو حضرت یوسف علیہ السلام پر ترجیح دینا:

مولانا احمد رضا خاں حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمہ اللہ کی تعریف میں حضرت یوسف علیہ السلام کی یوں توہین کرتے ہیں :

روئے یوسف سے فزوں تر ہے حسن روئے شاہ
پشت آئینہ نہ ہو انباز روئے آئینہ

(حدائق حصہ سوم ص64)

سلیس: حضرت شاہ عبدالقادر جیلانی حضرت یوسف علیہ السلام سے بھی زیادہ حسین ہیں۔ آئینہ کی پشت آئینہ کے چہرے کی برابری نہیں کر سکتی۔

یہ شعر جس نظم سے لیا گیا ہے اس نظم کا عنوان حسب ذیل ہے:

در شان حضور غوث الثقلین غیث الکونین مغیث الملوین سلطان بغداد سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ عنا

صرف یوسف علیہ السلام ہی نہیں، بریلوی مذہب والے حضرت شاہ جیلانی کو حضرت یوسف، حضرت عیسیٰ، حضرت موسیٰ علیہم السلام بلکہ سب انبیاء علیہم الصلوٰت والتسلیمات سے افضل قرار دیتے ہیں اور حضرت شاہ جیلانی کو سب انبیاء کرام کا جامع سمجھتے ہیں۔ اہل سنت عقیدہ کے مطابق یہ زندقہ و الحاد ہے کہ ایک ولی کو پیغمبروں سے افضل یا ان کے برابر مانا جائے۔

عقیدہ نمبر 40:

مولانا ابو البرکات نے الجواہر المضیہ کے نام سے قصیدہ غوثیہ کی ایک اردو شرح لکھی ہے، اس میں مقالہ ثامنہ کے تحت کرامات و خوارق کے عنوان سے لکھتے ہیں: حضرت قدس سرہ (حضرت شیخ عبد القادر جیلانی) کی کرامات و کمالات اس قدر مشہور و معروف ہیں اور سینکڑوں کتابوں میں جمع کیے گئے ہیں کہ تفصیل و تشریح سے مستغنی ہیں۔ میں اس شعر کو تفصیل کے لیے کافی خیال کرتا ہوں۔

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

(شرح عقیدہ غوثیہ ص61 نوری بک ڈپو لاہور)

(سلیس) حضرت یوسف علیہ السلام کا حسن، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا

دم مسیحائی، جس سے مردے زندہ ہوتے تھے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا معجزہ ید بیضا (روشن ہاتھ) یہ سب کمالات آپ رکھتے ہیں۔ ان محبوبات خدا کے جملہ اوصاف آپ کی ایک ذات میں جمع ہیں۔

عقیدہ نمبر 41:

حضرت یحییٰ منیری رحمہ اللہ کو حضرت خضر علیہ السلام پر ترجیح دینا:

حضرت یحییٰ منیری (782ھ) سلسلہ فردوسیہ کے ایک مشہور بزرگ گزرے ہیں۔ آپ کے روحانی کمالات کا بیان آسان کام نہیں۔ لیکن یہ بات اپنی جگہ حقیقت ہے کہ آپ نبی نہ تھے نہ نبوت کے درجے تک پہنچے تھے۔ مولانا احمد رضا خاں حضرت یحییٰ منیری کو ایک پیغمبر پر کس طرح ترجیح دیتے ہیں۔ انہوں نے اپنے اس عقیدے کو اس کہانی میں یوں لپیٹا ہے۔

مولانا احمد رضا فرماتے ہیں:

حضرت یحییٰ منیری کا ایک سچا مرید دریا میں ڈوبنے لگا، امداد کے لیے اپنے پیر کو یاد کیا، اتنے میں ایک صاحب آئے اور کہنے لگے لاؤ ہاتھ میں نکال لوں۔ مرید نے پوچھا تم کون ہو؟ کہا میں خضر علیہ السلام ہوں۔ اس مرید نے کہا ڈوب جانا بہتر ہے مگر جو ہاتھ یحییٰ منیری کے ہاتھ میں جا چکا ہے کسی دوسرے کے ہاتھ میں نہیں جائے گا۔ ابھی مرید کا یہ جملہ پورا بھی نہ ہونے پایا تھا کہ خضر علیہ السلام غائب ہو گئے اور یحییٰ منیری موجود تھے۔ فرمانے لگے شاباش ایک مرید کو اپنے پیر کا اتنا ہی پکا معتقد ہونا چاہیے اور ہاتھ پکڑ کر دریا کے پار کر دیا۔

(سوانح اعلیٰ حضرت بریلوی ص133)

حضرت خضر علیہ السلام نبی تھے یا ولی؟

حضرت یحییٰ منیری ولی اللہ تھے، نبی اللہ نہیں کوئی شخص ان کے نبی ہونے کا مدعی نہیں لیکن خضر علیہ السلام راجح قول کے مطابق نبی ہیں۔ حضرت ملا علی قاری رحمہ اللہ نے شرح فقہ اکبر میں انہیں نبی لکھا ہے۔ مولانا احمد رضا خاں نے ڈوبنے کی مذکورہ حکایت کی تائید کی ہے اور ایک ولی کو ایک نبی کے مقابلے میں لائے ہیں۔ کیا یہ شان نبوت میں گستاخی نہیں؟ بعض بریلوی مولانا احمد رضا خاں کو بچانے کے لیے حضرت خضر علیہ السلام کی نبوت سے ہی انکار کر دیتے ہیں۔ ان کی اصلاح اور اطلاع کے لیے خاں صاحب کا اپنا ایک ملفوظ ملحوظ رکھیے۔

”جمہور کا مذہب یہی ہے اور صحیح بھی یہی ہے کہ وہ نبی ہیں زندہ ہیں۔ خدمت بحر انہی سے متعلق ہے۔“

(ملفوظات مولانا احمد رضا خاں 3 ص40)

عقیدہ نمبر 42:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین:

پیغمبروں کی توہین کا سلسلہ بریلویوں میں ایسا چلا ہے کہ وہ بعض انبیاء کرام کو اپنے مشن میں فیل تک کہنے سے نہیں چوکتے۔ ان کے مفتی ملا نظام الدین ملتانی جو ان پانچ بڑے علماء میں سے ہیں، جن کے فتاویٰ ان کے ہاں انوار شریعت (THE LIGHT OF ISLAM) کہلاتے ہیں، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد ثانی پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''دوبارہ وہی بھیجا جاتا ہے جو پہلی دفعہ ناکام رہے۔ امتحان میں دوبارہ وہ لوگ بلائے جاتے ہیں جو فیل ہوں۔ حضرت مسیح علیہ السلام پہلی آمد میں ناکام رہے اور یہود کے ڈر کے مارے کام تبلیغ رسالت انجام نہ دے سکے۔ اس لیے ان کا دوبارہ آنا تلافی مافات ہے۔''

(انوار شریعت جلد2 ص38 حصہ نہم)

بریلویوں کے پانچ بڑے علماء جن کے فتاویٰ ان کے ہاں انوار شریعت کہلاتے ہیں، یہ ہیں:

1۔ مولانا احمد رضا خاں
2۔ مولانا حامد رضا خاں
3۔ مولانا نعیم الدین مراد آبادی
4۔ مولانا سردار احمد لائل پوری
5۔ مولانا نظام الدین ملتانی

مولانا محمد اسلم علوی قادری نے یہ کتاب انوار شریعت سنی دار الاشاعت ڈجکوٹ لائل پور سے دو جلدوں میں شائع کی ہے۔ اس میں سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی یہ سخت توہین کی گئی ہے۔

عقیدہ نمبر43:

حضرت یعقوب علیہ السلام کی توہین:

بریلوی ایک طرف تو یہ کہتے ہیں کہ نبی کے معنی غیب کی خبریں دینے والے کے ہیں اور دوسری طرف یہ کہتے ہیں کہ حضرت یعقوب علیہ السلام اپنے بیٹوں کی اس خبر پر کہ حضرت یوسف علیہ السلام کو بھیڑیا کھا گیا بہت گھبرا گئے تھے۔ مولوی نعیم الدین مراد آبادی برادران یوسف کی بحث میں لکھتے ہیں: ان

کے چیخنے کی آواز حضرت یعقوب علیہ السلام نے سنی تو گھبرا کر باہر تشریف لائے۔

(خزائن العرفان ص282)

افسوس کہ جناب نعیم الدین صاحب مراد آبادی کو اسے ایک پیغمبر کی طرف نسبت کرتے ہوئے ایمانی حجاب مانع نہ آیا۔

حضرت یعقوب علیہ السلام نے جب حضرت یوسف علیہ السلام کے کرتے کی خوشبو پائی تو اپنے بیٹوں سے کہا:

"اِنِّیْ لَاَجِدُ رِیْحَ یُوْسُفَ لَوْلَآ اَنْ تُفَنِّدُوْنِ"

(پ13، یوسف ع11، آیت94)

"میں یوسف کی خوشبو پا رہا ہوں اگر تم میری طرف نقصان عقل کی نسبت نہ کرو۔

اب مولانا احمد رضا خاں کا ترجمہ دیکھیے:

"بے شک میں یوسف کی خوشبو پاتا ہوں اگر مجھے نہ کہو کہ سٹھ گیا ہوں۔"

(کنز الایمان ص492)

سٹھ گیا ہوں عجیب دیہاتی زبان ہے، سٹھ جانا اس وقت بولتے ہیں جب انسان عام آبادی میں ناکارہ سمجھا جانے لگے۔ حضرت یعقوب علیہ السلام کو اس بات پر اپنے ناکارہ ہونے کا اندیشہ ہر گز نہ ہوا تھا۔ نبی ناکارہ نہیں ہوتا۔ قرآن کریم میں کہیں سٹھیانے کا لفظ نہیں تھا۔ خان صاحب نے اپنی طرف سے یہ لفظ یہاں بڑھا دیا ہے۔ معلوم ہوتا ہے خاں صاحب خود ہی سٹھیائے ہوئے تھے۔ ساٹھ سے اوپر پہنچے ہوئے تھے۔ پیغمبر ساٹھ سے اوپر بھی چلا جائے تو سٹھیاتا نہیں۔ مولانا احمد رضا خاں کے اس ترجمہ میں کھلی توہین ہے۔

عقیدہ نمبر 44:

شیطان کو مقیاس بنانے کی گستاخی:

بریلویوں نے مقام نبوت کی اس قدر توہین کی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صفات اور کمالات بیان کرنے میں ابلیس لعین کو کسوٹی بنانے تک سے باز نہیں رہے۔ ان کے مولوی عبد السمیع صاحب رام پوری حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حاضر ناظر ہونے کو ثابت کرنے کے لیے شیطان کی مثال لاتے ہیں:

اصحاب محفل میلاد تو زمین کی تمام جگہ پاک و ناپاک مجالس اور غیر مذہبی میں حاضر ہونا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دعویٰ نہیں کرتے، ملک الموت اور ابلیس کا حاضر ہونا اس سے بھی زیادہ تر مقامات پاک و ناپاک کفر و غیر کفر میں پایا جاتا ہے۔

(انوار ساطعہ ص57)

عقیدہ نمبر 45:

مفتی احمد یار گجراتی بھی ایک جگہ اپنے عقائد کے اثبات کے لیے شیطان کی صفات کو اس طرح کسوٹی بناتے ہیں۔ آپ لکھتے ہیں:

اس سے معلوم ہوا کہ شیطان کو بھی آئندہ غیب کی باتوں کا علم دیا گیا ہے چنانچہ اکثر لوگ ناشکرے ہیں... تو نبی کا علم اس سے زیادہ ہونا چاہیے۔

(تفسیر نور العرفان ص241)

عقیدہ نمبر 46:

مفتی صاحب ہی ایک اور مقام پر لکھتے ہیں:

جب شیطان مردود کی دعا سے عمر میں زیادتی ہو گئی تو اگر انبیاء کرام اور اولیاء عظام کی دعاؤں سے یا بعض نیک اعمال کی برکت سے عمر لمبی ہو جاوے تو کیا مضائقہ ہے۔

(تفسیر نور العرفان ص240)

عقیدہ نمبر 47:

پیغمبر شیطان کی زد میں (معاذاللہ):

مفتی احمد یار گجراتی لکھتے ہیں:

کوئی شخص کسی جگہ شیطان کے وسوسہ سے محفوظ نہیں، آدم علیہ السلام مقبول بارگاہ تھے... یہ بھی معلوم ہوا کہ وسوسہ انبیاء کرام کو بھی ہو سکتا ہے۔

(تفسیر نور العرفان ص241)

عقیدہ نمبر 48:

حضرت آدم علیہ السلام کی توہین:

مولانا ابو الحسنات محمد احمد الوری لکھتے ہیں:

وہ آدم جو سلطان مملکت بہشت تھے، وہ آدم جو متوج عزت تھے آج شکار تیر مذلت ہیں۔ (استغفر اللہ)

(اوراق غم ص2)

عقیدہ نمبر 49:

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی توہین:

مفتی احمد یار حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ذکر میں لکھتے ہیں: